کلمۂ حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورلڈ اسلامک فورم کا قیام

پاکستان سے میری طویل غیر حاضری اور لندن میں قیام کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد کی طرف بحمد اللہ تعالیٰ پیش رفت ہوئی ہے اور چند اصحاب فکر نے راقم الحروف کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے "ورلڈ اسلامک فورم" کے نام سے ایک نیا فکری حلقہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

"الشریعہ" کے قارئین گواہ ہیں کہ راقم الحروف نے علماء کرام اور دینی تحریکات کے قائدین کی خدمت میں ہمیشہ یہ عرض کیا ہے کہ اسلام کے غلبہ و نفاذ کی جدوجہد میں موثر پیش قدمی کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے حوالہ سے مغربی فلسفہ کا مکمل ادراک حاصل کیا جائے' مغرب کے چیلنج کی نوعیت اور سنگینی کو پوری طرح سمجھا جائے اور مغربی میڈیا کے مزاج اور طریق واردات سے کماحقہ واقفیت حاصل کی جائے کیونکہ مغربی فلسفہ پوری قوت اور وسائل کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں پر حملہ آور ہے اور دشمن کی جنگی تکنیک اور ہتھیاروں سے واقفیت حاصل کیے بغیر محض جذبات کے سہارے خم ٹھونک کر میدان میں کود پڑنے کا نتیجہ ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہوتا لیکن اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ دینی تحریکات کے قائدین' دانش وروں اور کارکنوں میں اس احساس کو اجاگر کرنے کے لیے فکری کام کو منظم کیا جائے اور اس کام کے لیے سب سے زیادہ موزوں مقام لندن ہے اس لیے بھی کہ لندن مغربی تہذیب اور میڈیا کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اس لیے بھی کہ دنیا بھر کے مختلف ممالک اور اقوام کے ساتھ رابطہ کے لیے یہ سب سے بہتر مرکز ہے۔

راقم الحروف نے گذشتہ پانچ ماہ کے قیام برطانیہ کے دوران بیسیوں اجتماعات اور علماء و دانش وروں کے ساتھ سینکڑوں ملاقاتوں میں اس احساس کو اجاگر کرنے کی کوشش کی اور بحمد اللہ تعالیٰ کچھ سنجیدہ اصحاب فکر و دانش کو تلاش کر لیا جو اپنے اپنے مقام پر اسی اضطراب اور بے چینی کا شکار تھے لیکن انہیں کسی اجتماعی عمل کی راہ سجھائی نہیں دے رہی تھی چنانچہ اس سلسلہ میں پہلا اجلاس ۲۲ نومبر ۹۲ء کو لیٹن سٹون لندن میں جناب غلام قادر کی رہائش گاہ پر بزرگ عالم دین حضرت مولانا مفتی عبد الباقی صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں بنیادی طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اس مقصد کے لیے "ورلڈ اسلامک فورم" کے نام سے ایک فکری حلقہ قائم کیا جائے دوسرا اجلاس ۵ دسمبر ۹۲ء کو ختم نبوت سنٹر لندن میں ہوا اس کی صدارت بھی حضرت مولانا مفتی عبد الباقی مدظلہ نے کی اور اجلاس میں تیس کے قریب سرکردہ علماء کرام اور دانش وروں نے شرکت فرمائی اجلاس میں جو اہم فیصلے کیے گئے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

—— ○ راقم الحروف کو "ورلڈ اسلامک فورم" کے چیئرمین کی حیثیت سے ذمہ داریاں سونپی گئیں جبکہ مولانا محمد عیسیٰ منصوری کو سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا مولانا منصوری کا تعلق گجرات (انڈیا) سے ہے لیکن ایک مدت سے لندن میں مقیم ہیں کچھ عرصہ لندن کے تبلیغی مرکز کے امام رہے ہیں صاحب مطالعہ' صاحب قلم

اور صاحب دانش عالم دین ہیں' باصلاحیت اور سرگرم راہ نما ہیں ہمارے ساتھ جناب غلام قادر' جناب عبدالرحمٰن باوا' جناب انور شریف' حاجی ولی آدم پٹیل' مولانا کلام احمد' ایم افتخار احمد اور محمد الطاف رانا پر مشتمل ورکنگ کونسل تشکیل دی گئی۔

—— ○ حضرت مولانا مفتی عبد الباقی صاحب مدظلہ العالی نے فورم کی سرپرستی قبول فرمائی مفتی صاحب صوبہ سرحد کے بزرگ علماء میں سے ہیں' حضرت السید مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے رفقاء میں سے ہیں طویل عرصہ سے لندن میں مقیم ہیں اور لندن میں انہیں مفتی شہر کی حیثیت حاصل ہے۔

—— ○ علماء اور دانش وروں کو مغربی میڈیا کے مزاج اور طریق واردات سے روشناس کرانے کے لیے لندن میں اکیڈمی طرز کا تربیتی ادارہ قائم کیا جائے گا اور کچھ انگلش جاننے والے علماء کو بطور خاص اس کام کے لیے ٹریننگ دی جائے گی۔

—— ○ لندن میں ایک ماہانہ فکری نشست کا اہتمام کیا جائے گا جس میں مختلف مکاتب فکر کے اصحاب علم و دانش کو اہم موضوعات پر اظہار خیال کی دعوت دی جائے گی۔

—— ○ یورپ میں مقیم مسلمانوں کے تعلیمی و معاشرتی مسائل کا دینی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جائے گا اور اس مقصد کے لیے اگلے سال ۱۹۹۳ء میں جولائی کے دوران لندن میں ایک بڑی کانفرنس کا اہتمام کیا جائے گا۔

—— ○ عالم اسلام کی دینی تحریکات کے درمیان باہمی روابط اور اشتراک و مشاورت کی فضا قائم کرنے کے لیے منظم کوشش کی جائے گی۔

—— ○ مشرقی یورپ کے کمیونزم سے آزاد ہونے والے ممالک میں مقیم مسلمانوں کے لیے بطور خاص ان کی علاقائی زبانوں میں دینی لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

—— ○ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو دینی معلومات مہیا کرنے کے لیے خط و کتابت اور آڈیو کورسز کا اجراء کیا جائے گا۔

—— ○ اجلاس میں یہ طے کیا گیا کہ علمی و فکری مسائل میں اہل السنۃ و الجماعۃ کے مسلمات کی پابندی کی جائے گی اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اصول اجتہاد سے کسی صورت میں خروج نہیں کیا جائے گا۔

—— ○ تمام دینی جماعتوں اور حلقوں کے ساتھ یکساں روابط کی پالیسی اختیار کی جائے گی اور ان کے باہمی تنازعات میں فریق بننے سے گریز کیا جائے گا۔

—— ○ مسلم حکومتوں کی معروف لابیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستگی سے مکمل احتراز کیا جائے گا۔

—— ○ مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کے علاوہ اردو اور انگلش میں ایک ماہنامہ جریدہ فورم کے ترجمان کی حیثیت سے شائع کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز یہ سب امور ابھی عزائم ہیں انہیں عمل کے دائرہ میں داخل ہونے کے لیے خدا جانے ابھی کتنے مراحل سے گزرنا ہے اور ہمارے پاس ان مسائل کی سنگینی کے احساس اور ان کے لیے کچھ کر گزرنے کی تڑپ کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ناامیدی نہیں ہے اس ذات عالی نے اگر کچھ دلوں کو ایک عرصہ تک احساس اور اضطراب

کی تپش سے گرمائے رکھا ہے اور پھر چند سلگتے دلوں کو یکجا کر دیا ہے تو اس کے دربار سے کچھ کر گزرنے کی توفیق بھی ضرور ملے گی بس اسی ایک امید کے سہارے پر " ورلڈ اسلامک فورم " اپنے سفر کا آغاز کر رہا ہے بیشک ہماری نیتیں اور ارادے اس کی بارگاہ میں پیش کیے جانے کے قابل نہیں ہیں لیکن جب اس کے سوا دامن میں کچھ ہے ہی نہیں تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح " **جئنا ببضاعۃ مزجاۃ** کے اعتراف کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ خلوص نیت نصیب فرمائیں، توفیق عمل سے نوازیں اور مذکورہ بالا عزائم کی تکمیل آسان کر دیں کہ اس کی عطا کر دہ توفیق ہی سب پونجیوں سے بڑی پونجی ہے اور تمام قوتوں سے بالا تر قوت ہے آمین یا الہ العالمین

بابری مسجد کی شہادت

۶ دسمبر کا دن عالم اسلام بالخصوص پاک و ہند کے مسلمانوں کیلئے ایک ایسی منحوس اور الم ناک خبر لیکر آیا کہ جس نے پوری اسلامی برادری کو نہ صرف سوگوار کر دیا بلکہ دنیا میں ایک ہلچل مچادی تمام ذرائع ابلاغ اور اخبارات نے جلی اور موٹی سرخیوں میں یہ خبر دیدی کہ ہندو جنونیوں نے بالاخر اجودھیا کی ساڑھے چار سو سالہ قدیم اور تاریخی بابری مسجد کو شہید کر دیا **انا للہ وانا الیہ راجعون** اس کے بعد احتجاج کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا پورا عالم اسلام اس ظلم پر بلبلا اٹھا پاکستان قریبی ہمسایہ ہونے کے ناطے زیادہ درد محسوس کر رہا ہے پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا کاروبار معطل مارکیٹیں بند ہوگئیں حکومت پاکستان نے ایک روز کی عام تعطیل اور ہڑتال کا اعلان کر دیا پوری آبادی جذبات میں بھپری سڑکوں پر نکل آئی احتجاج کا سلسلہ ہنوز کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے اس ملی سانحہ پر ہر مسلمان سراپا احتجاج ہے اپنی اپنی جگہ ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں احتجاج اور اس ظلم پر نفرت کا اظہار کر رہا ہے مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے بھارت کی طرف سے تعمیر نو کے وعدے کئے جا رہے ہیں۔

مسلمانوں کی یہ ذلت اور کسمپرسی آخر کیوں؟ اور کب تلک؟ جبکہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب بیس کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے اور تقریباً" پنتالیس اسلامی ممالک ہیں دنیا کے بہترین وسائل بھی انکو حاصل ہیں مگر اس کے باوجود سب سے زیادہ مظلوم اور ذلیل بھی مسلمان ہی ہیں جنکی تاریخ میں ذلت اور بزدلی کا تصور ہی گناہ تھا کیونکہ اسلام تو آیا ہی غالب ہونے کیلئے اور پھر قرآن کریم جیسے ضابطہ حیات پر عمل پیرا قوم کا مغلوب ہونا ناممکن ہے لیکن آج کا مسلمان صرف نام کا مسلمان ہے اپنے ماضی کا صرف نام لیتا ہے عملاً" اس سے کٹ چکا ہے غفلت کی گہری نیند سو چکا ہے قدرت اسکو بیدار کرنے کیلئے بار بار جھنجھوڑ رہی کہ اٹھ اپنی ملی اور قومی بقا کیلئے اور اپنے وجود کے تحفظ کی خاطر کوئی شیرازہ بندی کر اور اپنے ذہن و عمل کی پاکیزگی اور تطہیر کا کوئی سامان کر ورنہ تیری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں